روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 23 جولائی 2013ء 13 رمضان 1434 ہجری 23 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 167

گرمی کے روزے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الصوم فی الحر جهاد

گرمی میں روزہ رکھنا جہاد ہے۔

(بحار الانوار جلد96صفحہ 257کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی۔ طبع سوم 1983ء)

دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کی تعلیم قرآن کریم میں ہے اور دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے

عاجزی وانکساری اختیار کرو اور ہر قسم کے جھگڑوں سے بکلی اجتناب کرو

صبر اور دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور یہ بات خدا کے حضور جھکنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے بہت گراں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 جولائی 2013ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے شروع میں سورۃ البقرہ آیت نمبر 186 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا اور قرآن کریم کے مکمل نازل ہونے پر آنحضرت ﷺ کو یہ خوشخبری ملی کہ **الیوم اکملت لکم دینکم** ...... ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا تھا حضرت جبرائیلؑ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس کا دور کیا کرتے تھے اور آخری سال میں دومرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ پس قرآن کریم کی رمضان کے مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ یہ رمضان ہمیں اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس عظیم کتاب میں انسانوں کیلئے ہدایت وراہنمائی کی تعلیم ہے، اس میں حق اور باطل میں روشن نشانوں کے ساتھ فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ روزوں کی فرضیت اور اہمیت ہمیں بتاتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم مکمل اور جامع ہے لیکن فائدہ تبھی ہوگا جب ہم اس کی روح کو سمجھ کر اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو اس کی عبادت کرنے سے، نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھنے اور پھر نوافل اور ذکر الٰہی پر زور دینے سے تاکہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کرو۔ حضور انور نے اس ضمن میں جائیداد کی تقسیم میں بہنوں اور بیٹیوں کو ان کا حصہ دینے کی طرف والدین اور بھائیوں کو بھرپور توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان ہمیں یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر مومن اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ ہر احمدی اپنے عہد کو نبھانے کی کوشش کرے۔ آنحضرت ﷺ کی پیروی میں دنیا کو تباہی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں اور قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام آپؐ کے نمونہ اور حکم کے مطابق انجام دینے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ اگر حب محمد ﷺ کا دعویٰ ہے تو آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کے اسوۂ پر عمل کرو۔ قرآن کریم کی تعلیم کے ذریعہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرو۔ دنیا والوں کو بتاؤ کہ دنیا کے امن کی ضمانت اور دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے۔ دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عاجزی وانکساری بہت سارے مسائل کا حل ہے۔ رحمٰن خدا کے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ پس خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے تکبر سے ہمیں بچنا ہوگا۔ رمضان کا فیض اور روزوں کا فائدہ تبھی حاصل ہوگا جب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔ فرمایا کہ اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپس کے جھگڑوں، اناؤں، تکبر اور ضد کو ختم کر کے صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔ ان عبادالرحمٰن میں شامل ہونے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ صبر ہے۔ صبر اور دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ انتہائی عاجز ہو کر انسان اللہ تعالیٰ کے در پر گرے تو خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔ فرمایا کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے مانگو اور وسعت حوصلہ دکھاؤ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **ھدًی للناس** کہہ کر خدا تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ قرآن کریم کی گہرائی میں جا کر اس ہدایت کے موتی تلاش کر کے انہیں اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ قرآن کریم حقیقی برکات اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس چشمے کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ قرآن شریف پر تدبر کرو، اس میں سب کچھ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج بتایا اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کو دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

دن رات سکڑ گئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایم ٹی اے کے ذریعہ برپا ہونے والے عالمی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”کہیں دن کے وقت کہیں رات کے وقت کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کے ساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود کے نمائندے کی ہے۔ کل عالم میں پھلتی جا رہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ طلسماتی لمحات زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1993ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دعائیہ فہرست

25 رمضان المبارک تک سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں دعائے خاص کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں 29 رمضان کو پیش کی جائیں گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کی سعادت پا کر حضور انور کی دعاؤں کے وارث بنیں

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

تبدیلی شیڈیول داخلہ

(نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ کے داخلہ کے اعلان میں فارم جمع کروانے اور انٹرویو کی تاریخ 22 جولائی 2013ء تحریر کی گئی تھی۔ فارم جمع کروانے اور انٹرویو کی تاریخ میں یکم اگست 2013ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

وکیل المال اول تحریک جدید

حضرت مصلح موعود کی نظر میں

رمضان اور تحریک جدید

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔ (آل عمران:93)

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان کے مہینے کی برکات حاصل کرنے کا موقع عطا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک سے نوازا۔ جس کے ذریعے ہم مستقل طور پر رمضان المبارک کے حالات اپنی زندگیوں میں پیدا کر سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

اسی طرح تحریک جدید اور اس کے مطالبات اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقل طور پر شیطان کو جکڑنے اور رمضان المبارک کے مقاصد کو پورا کرنے میں ممد ومعاون ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ رمضان اور تحریک جدید کو آپس میں ایک خاص گہری مناسبت ہے۔ اس کی مثال ہمیں حضرت مصلح موعود کے ارشادات سے ملتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''میں نے صرف ایک کھانا کھانے کا اصل تحریک جدید میں شامل کیا ہے۔ اب دیکھو دو کھانے حرام تو نہیں ہیں لیکن میں نے تم کو کہا کہ جو چیز حلال ہے اس کو بھی تم چھوڑ دو تا امیر اور غریب کا فرق دور ہو اور تا خدا ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے روپیہ کو بچاتے ہوئے اسے خدمت دین کیلئے خرچ کرسکیں اور تا ہمیں توفیق ملے کہ ہم اپنے نفس کو عیاشی اور آرام طلبی سے بچا سکیں۔ یہی رمضان کی غرض ہے۔ رمضان بھی یہی کہتا ہے کہ آؤ تم خدا تعالیٰ کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ دو''۔ (مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1938ء)

اسی طرح رمضان ہم میں استقلال کی بھی عادت پیدا کرتا ہے، تحریک جدید میں بھی یہ خاصیت پائی جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''پس روزوں سے دوسرا عظیم الشان سبق استقلال کا ملتا ہے اور یہ بھی تحریک جدید سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تحریک جدید میں میں نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ ہماری قربانیاں عارضی نہیں بلکہ مستقل ہیں۔ بیشک قربانیوں کی شکلیں بدل سکتی ہیں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی وقت یہ کہا جائے کہ اب قربانیوں کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ بغیر مستقل قربانیوں کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔'' (مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1938ء)

نیز فرمایا: ''تحریک جدید بھی استقلال سکھانے کے لئے ہے اور رمضان بھی لوگوں کے اندر استقلال کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ پس تم رمضان سے سبق حاصل کرتے ہوئے استقلال والی نیکی اختیار کرو اور اپنی وہ حالت نہ بناؤ کہ کبھی کھڑے ہوگئے اور کبھی گر گئے۔ کم سے کم چند نیکیاں تو اپنے اندر ایسی پیدا کرو جن میں تم مستقل ہو اور جن کو تم کسی صورت چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو...... اگر کم از کم یہ تین نیکیاں انسان میں پیدا ہو جائیں یعنی عبادت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھنا، مالی خدمات کے ذریعہ مخلوق خدا کو نفع پہنچانا اور روزہ کے ذریعہ اپنے جذبات اور احساسات کی قربانی کرنا، تو وہ کہہ سکتا ہے کہ تین ایسی عظیم الشان نیکیاں مستقل طور پر میرے اندر پائی جاتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ میرے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی، میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا اور کبھی کوئی چندے کا ایسا موقع نہیں نکلا جس میں میں نے حصہ نہیں لیا۔''

(مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1938ء)

تیسری مشابہت جو تحریک جدید کو رمضان سے ہے وہ یہ کہ مشقت کے بغیر کوئی بھی بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''...... رمضان میں قربانی اور استقلال کے ساتھ قربانی کا سبق مومنوں کو سکھایا جاتا ہے اور انہیں مشقت برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور تحریک جدید کے مطالبات کو عملی جامہ پہنایا جائے تو یقیناً وہ اہم ثمرات پیدا ہوں گے جو الٰہی قوموں کی جدوجہد کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔'' (مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1938ء)

اسی طرح دعا بھی ہے جس کا سبق ہمیں رمضان سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دعا کے بغیر کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ بالخصوص دین میں تو کامیابی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک دعا نہ کی جائے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''یہ چوتھا سبق جو رمضان سے حاصل ہوتا ہے اس کا تعلق بھی تحریک جدید کے ساتھ ہے کیونکہ میں نے انیسواں مطالبہ یہی رکھا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ترقی دے۔ دعا کے بغیر ہماری قربانیوں کے وہ نتائج پیدا نہیں ہوسکتے جو ہم دیکھنے کے خواہشمند ہیں کیونکہ ان نتائج کا پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔'' (مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1938ء)

پس ہر لحاظ سے رمضان کو تحریک جدید سے مشابہت ہے اور تحریک جدید کو رمضان سے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''پس اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو محنت ومشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھاتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں تمہیں میں نے یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔''

(الفضل 11 نومبر 1938ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی تمام برکتوں کو حاصل کرنے کی اور تحریک جدید کے ذریعے اپنی زندگیوں میں رمضان المبارک کے حالات کو مستقل طور پر ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کی راہ میں قربانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا کام صرف اتنا ہونا چاہئے کہ جب خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی طرف سے کوئی آواز بلند ہو تو ہم اُس پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی پیش کر دیں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ کہاں خرچ ہؤا اور کہاں نہیں ہؤا۔ مومن کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی اور نہ وہ یہ دیکھا کرتا ہے کہ اس نے جو چندہ دیا تھا وہ کس جگہ خرچ ہؤا۔ مَیں اپنے دل میں یقین رکھتا ہوں کہ جو چندے سلسلہ کی ضروریات کے لئے مَیں دیتا ہوں، اگر ان کے متعلق جماعت پر میرا کوئی اختیار نہ ہو تو خواہ میرے سامنے جماعت اُس چندہ سے آتش بازی چلا دے میری طبیعت میں ذرا بھی ملال پیدا نہ ہو کیونکہ مجھے اِس سے کوئی غرض نہیں کہ جماعت نے روپیہ کہاں خرچ کیا۔ مجھے تو ثواب اُس وقت مل گیا تھا جب مَیں نے چندہ دیا اور جب مجھے ثواب مل چکا ہے تو مجھے اِس سے کیا کہ وہ کہاں خرچ ہؤا اور کہاں خرچ نہیں ہؤا۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہوتا کہ جب روپیہ صحیح مصرف پر استعمال ہوگا تب ثواب ملے گا یا جتنا روپیہ استعمال ہوگا اتنے روپیہ کا ہی ثواب ملے گا باقی روپے کا ثواب نہیں ملے گا تو بے شک مجھے تردّد ہوتا اور مَیں فکر کرتا کہ یہ روپیہ صحیح جگہ پر صَرف ہونا چاہئے اور سب کا سب صَرف ہونا چاہئے۔ مگر جبکہ خدا تعالیٰ اسی وقت ثواب دے دیتا ہے جب انسان روپیہ دیتا ہے بلکہ دینے کا تو کیا ذکر ہے جب انسان دینے کا ارادہ کرتا ہے اس وقت ثواب دے دیتا ہے تو ایسی حالت میں مجھے یا کسی اور کو اس بات کا کیا شکوہ ہوسکتا ہے کہ وہ روپیہ صحیح مقام پر کیوں خرچ نہیں کیا گیا۔ اب اس کے خرچ کا مَیں ذمہ دار نہیں۔ میرا کام اتنا ہی تھا کہ روپیہ دے دوں۔ مَیں نے روپیہ دے دیا اور اس کی جگہ ثواب اپنے گھر لے آیا۔ اب میرا کیا حق ہے کہ مَیں دی ہوئی چیز کے متعلق یہ دیکھوں کہ دوسرے نے اسے کہاں خرچ کیا ہے۔ مَیں نے ایک چیز دینی تھی دے دی اور مجھے اس کی قیمت مل گئی۔ اب مجھے اس سے کیا کہ وہ روپیہ کہاں جاتا ہے۔ پس یہ سب دُنیوی چیزیں ہیں اور ان کا زیادہ خیال رکھنا انسان کے ایمان کو کمزور کرتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ اصلاحِ قوم کے لئے انسان کوشش نہ کرے، کرے اور ضرور کرے۔ مگر جہاں تک اس کے دینے اور اُسے ثواب ملنے کا تعلق ہے جب یہ دونوں باتیں ہو چکیں تو اِس کے بعد اسے کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ اس کا روپیہ کالا چور لے جاتا ہے یا کالا کُتّا لے جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے نام پر ہم نے کچھ روپیہ دے دیا اور خدا تعالیٰ نے اس کی قیمت ہمیں ادا کر دی تو اب وہ ہماری چیز کہاں رہ گئی۔ پس ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ہمارا مال ضائع ہوگیا یا فلاں چیز ہماری تھی وہ کہاں خرچ کی گئی۔ (خطابات شوریٰ جلد 2 ص 696)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کے تمام احکامات، تمام اوامرو نواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جاسکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو

ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی انائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر اور عبادتیں بھی حقیقی صبر بن جائے، جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جون 2013ء بمطابق 7 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز پر سورۃ البقرہ کی آیت 46 اور 47 تلاوت کیں اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ یعنی وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے جس بنیادی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت میں توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنِ کریم میں اور جگہوں پر بھی ہے، وہ عاجزی اور انکساری ہے۔ یعنی قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر و نواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا عاجزی اور انکساری کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک حقیقی مومن اگر احکامات پر عمل کر رہا ہے تو یقیناً اُس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ''وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعاً'' (بنی اسرائیل:110) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام اُن میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 578)

پس ایک مومن جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لانے والا، اُس کو پڑھنے والا اور اُس پر عمل کرنے والا ہوں تو پھر لازماً قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق اُس کی عبادتیں بھی اور اُس کے دوسرے اعمال بھی وہ اُس وقت تک نہیں بجا لا سکتا جب تک اُس میں عاجزی اور انکساری نہ ہو یا اُس کی عاجزی اور انکساری ہی اُسے ان عبادتوں اور اعمال کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والی نہ ہو۔ انبیاء اس مقصد کا پرچار کرنے، اس بات کو پھیلانے، اس بات کو لوگوں میں راسخ کرنے اور اپنی حالتوں سے اس کا اظہار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آتے رہے جس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مُرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے''۔ فرمایا: ''میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبّر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اُس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصّہ ہوتا ہے''۔ (یعنی سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ اُن کی عاجزی انتہا کو پہنچی ہوتی ہے) فرمایا: ''اُن میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔

آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔'' (یعنی آپؐ کیسا سلوک کرتے ہیں؟) تو ''اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ ....۔فرمایا:'' یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بات سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہروقت گردوپیش حاضر رہتے ہیں۔اس لیے اگر کسی کے انکسار وفروتنی اور تحمل وبرداشت کا نمونہ دیکھنا ہوتو ان سے معلوم ہوسکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 438-437 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے اُس شارع کامل کا نمونہ جس کا اُسوہ اپنانے کی امّت کو بھی تلقین کی گئی ہے۔

قرآن کریم جب ہمیں احکامات پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہے تو اس کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔آپ کی عبادتیں ہیں تو اُس کے بھی وہ اعلیٰ ترین معیار ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اعلان کردے کہ میرا اپنا کچھ نہیں، میری عبادتیں بھی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔میں اپنی ذات کے لئے کچھ حاصل نہیں کرتا؛ نہ کرنا چاہتا ہوں بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا میرے پیش نظر ہے۔میری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔(-)(الانعام:163) کا اعلان ایک ایسا اعلان ہے جس کے اعلیٰ معیاروں تک آپ کے علاوہ کوئی اور پہنچ نہیں سکتا۔اور پھر صبر کی بات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ(-)(حم السجدة: 36) اور باوجود ظلموں کے سہنے کے یہ مقام انہیں عطا کیا جاتا ہے جو بڑا صبر کرنے والے ہیں یا پھر اُن کو جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نیکی کا حصہ ملا ہو۔جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھتے ہیں تو گھریلو مشکلات اور تکالیف میں بھی، اپنی ذات پر جسمانی طور پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی، اپنی جماعت پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی صبر کی اعلیٰ ترین مثال اور صبر کے اعلیٰ ترین معیار ہمیں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتے ہیں۔ذاتی طور پر دیکھیں طائف میں کس اعلیٰ صبر کا مظاہرہ کیا۔اور یہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے ایک شہر کو تباہ ہونے سے بچالیا۔باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا تھا لیکن آپ کے صبر کی انتہا تھی کہ باوجود زخمی ہونے کے، باوجود شہر والوں کی غنڈہ گردی کے آپ نے کہا،نہیں اس قوم کو تباہ نہیں کرنا۔

(شرح العلامه الزرقانی جلد2صفحه53-52باب خروجه الی الطائف دارالکتب العلمية ایڈیشن 1996ء)

پھر اگر آپؐ کے ماننے والوں نے قوم کے ظلموں سے تنگ آکر آپؐ کو ایک خاص قوم کے لئے بددعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے اُن کی اس درخواست پر یہ نہیں کہا کہ اب میں بددعا کرتا ہوں بلکہ اُس قوم کی ہدایت کے لئے دعا کی۔

(ماخوذ از صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام۔ حدیث نمبر 3612)

اور یوں اپنے ماننے والوں کو بھی اپنے نمونے سے، اپنے عمل سے، اپنی دعا سے صبر کی تلقین فرمادی کہ صحیح بدلہ بددعاؤں سے نہیں ہے، صحیح بدلہ ہدایت کی دعاؤں سے ہے۔صحیح بدلہ صبر کے اعلیٰ نمونے دکھانے سے ہے۔پھر عاجزی اور انکساری کی مثال ہے تو ہر موقع پر ہر جگہ، آپ کی ذات میں یہ ہمیں نظر آتی ہے۔اس کی ایک مثال حضرت مسیح موعود کے اقتباس میں میں نے دی ہے۔پس ایک کامل نمونہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ہمیں ملا جس کو اپنانے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔اور مختلف احکامات بھی دیئے کہ ان کو بجالاؤ تو میرا قرب حاصل کرو گے۔لیکن ان احکامات کے ساتھ، اس نمونے کے ساتھ اس ایک اصول کی بھی نشاندہی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قرب اور اس اُسوہ پر چلنا اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب عاجزی اور انکساری اختیار کرو گے۔یہ مقام اُن کو ملتا ہے جو عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہیں۔اُس شخص کے اُسوہ پر چلنے سے ملتا ہے جس نے اپنے رعب سے متاثر ہوئے ہوئے ایک کمزور آدمی کو کہا تھا کہ گھبراؤ نہیں، میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ایک عورت کا ہی دودھ پیا ہے اور وہ ایسی عورت جو عام کھانا کھایا کرتی تھی۔عام لوگوں کی طرح زندگی گزارتی تھی۔

(ماخوذ از سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمة باب القدید حدیث 3312)

پس آپؐ کے ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی عاجز انسان بنو تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔فرمایا: خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا اگر اپنے آپ کو لاشئ محض سمجھتے ہوئے عاجزی کے انتہائی معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جاسکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہو سکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔اس لئے فرمایا کہ عاجز ہو کر اُس کی مدد، اُس کے فضل کے حصول کے لئے مانگو۔اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کے ذکر میں بھی جو مثالیں بیان فرماتا ہے، بعض دفعہ براہِ راست حکم دیتا ہے، بعض دفعہ قوموں کا ذکر کرتا ہے، لوگوں کے پرانی قوموں کے حالات بیان کرتا ہے۔بعض لوگوں کے حالات بیان کرتا ہے کہ وہ ایسے ہیں، اگر ایسے نہ ہوں تو اُن کی اصلاح ہو جائے۔اُس میں مومنین کے لئے بھی سبق ہے کہ براہِ راست صرف تمہیں جو حکم دیا ہے، وہی تمہارے لئے نصیحت نہیں ہے بلکہ ہر ایک ذکر جو قرآنِ کریم میں آتا ہے وہ تمہارے لئے نصیحت ہے۔

پس یہاں بھی فرماتا ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور اُس کے فضل کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔فرمایا کہ اُس کے فضل کے حصول کے لئے عاجز ہو کر اُس کی مدد مانگو۔جب تک ''وَاسْتَعِيْنُوْا'' کی روح کو نہیں سمجھو گے، نیکیوں کے راستے متعین نہیں ہوسکتے اور ''وَاسْتَعِيْنُوْا'' کی روح اُس وقت پیدا ہوگی جب خشوع پیدا ہوگا، جب عاجزی پیدا ہوگی، جب صرف اور صرف یہ احساس ہوگا کہ میری کوئی خوبی مجھے کسی انعام کا حق دار نہیں بنا سکتی۔صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اگر مجھ پر ہوا تو میری دنیا و عاقبت سنور سکتی ہے۔پس خدا تعالیٰ سے یہ مدد نہایت عاجز ہو کر مانگنی ہے کہ اے خدا! تو اپنی رحمت وفضل سے ہماری مدد کو آ اور وہ طریق ہمیں سکھا جس سے تو راضی ہو جائے۔عبادتوں کے بھی اور صبر کے بھی وہ طریق ہمیں سکھا جو تجھے پسند ہیں۔

پھر فرمایا کہ ان فضلوں کے حصول کے لئے تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے صبر کے معیار بھی بلند کرو۔

اہلِ لغت کے نزدیک صبر کے معنی ہیں ''وقار کے ساتھ، بغیر شور مچائے تکالیف کو برداشت کرنا، کسی قسم کا حرف شکایت منہ پر نہ لانا'' بلکہ بعض کے نزدیک تو ''تکالیف اور مشکلات کی حالت اور آرام و آسائش کی حالت میں کوئی فرق ہی نہ رکھنا۔ ہر حالت میں راضی برضا

رہنا‘‘۔

(مفردات امام راغب ’’حرف الصاد‘‘ زیر مادہ ’’صبر‘‘)۔ راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہے، یعنی مکمل قناعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا۔ ہر حالت میں اپنی وفا اور مضبوطی ایمان کو خدا تعالیٰ کے لئے قائم رکھنا۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جڑے رہنا اور اُس پر بھروسہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

پس یہ وہ صبر کی حالت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قائم رہو گے تو میرے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ ایسی صبر کی حالت میں کی گئی دعائیں میرے فضلوں کا وارث بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو ضائع ہونے کے لئے نہیں چھوڑتا۔ جب مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے تو وہ ایسے صبر کا بدلہ بھی ضرور دیتا ہے۔ فرمایا جب ایسا صبر اور استقلال پیدا ہو جائے تو پھر تمہاری دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ صبر کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ صلوٰۃ کا بھی حق ادا کرنا ہے اور صلوٰۃ کیا ہے؟ صلوٰۃ نماز بھی ہے، دعائیں بھی ہیں جو آدمی چلتے پھرتے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر درخواست کرنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا بھی ہے۔ فرمایا اس قسم کی صلوٰۃ کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جو مکمل طور پر عاجزی کی راہوں پر چلنے والا ہو۔ جس میں تکبر کی کچھ بھی رمق نہ ہو۔ جس کے اندر انانیت اور بڑائی کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ اُس کی صلوٰۃ، صلوٰۃ نہیں ہے جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ بیشک ایسا شخص نمازیں پڑھ رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو اُس کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اُنہی صبر کرنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں اور دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے جو عاجزی میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کئے ہوئے ہیں جو کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یہ عاجزانہ راہیں تھیں جنہوں نے ترقی کی نئی راہیں کھول دیں۔

پس ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں، ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بھی بچا کے رکھے گی اور یہی چیز ہے جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی انائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔ فرمایا اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ۔ یہ آسان کام نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ وہ تمام باتیں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو صبر اور صلوٰۃ کو اُس کی صحیح روح کے ساتھ اور عاجزی دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے بجالانے سے روکتی ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرے اور ایسی عبادت کے معیار بنائے جس میں ایک لحظہ کے لئے بھی غیر کا خیال نہ آئے۔ دنیاوی کاموں کے دوران بھی دل خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرما دیا کہ ایسی حالت پیدا کرنا آسان نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ اور اس بوجھل چیز کو اُٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اُس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکو، کوشش کرو۔ لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہوگی۔ جب اس یقین پر قائم ہوں کہ (-) (البقرۃ:47) یعنی کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ جب یہ یقین ہوگا تو پھر ہم صبر اور دعا کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنے سامنے رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو صرف اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے اپنانے والے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ کو اپنے سینے میں لگاتے ہوئے آپ کے ہر عمل پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی حقیقی حالت ہے جو ایک مومن کو مومن بناتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی یہی حقیقی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جو اُس پر چلے گا تو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران: 32) کہ جو اس کو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا حقیقی مصداق بناتی ہے۔ یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بھی بڑھاتی ہے اور یہی محبت ہے جو پھر (-)۔ کہ وہ اُس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، کا حقیقی ادراک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا انسان پھر ایک انسان بن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں اور تو ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سن لے، اور ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا کر، ہمیں اس معیار پر لے کر آ، تو پھر صبر اور صلوٰۃ پر قائم رہنے کی بھی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس میں، ہماری دعاؤں میں، ہماری کوششوں میں یا ہماری ظاہری عاجزی میں ہمارے نفس کی ملونی ہے تو ہمیں معاف کر دے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہماری یہ عاجزی کا احساس ہمارے نفس کا دھوکہ ہو۔ پس ہمیں اُن خٰشِعِیْن میں شمار کر جو حقیقی خٰشِعِیْن ہیں۔ ہمیں اُن عاجزی اور انکسار دکھانے والوں میں شمار کر جن کے بارے میں تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں ساتویں آسمان تک اُٹھا لیتا ہے۔ ہمیں اس طرز پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما جس پر تیرے محبوب رسول کے عاشقِ صادق ہمیں چلانا چاہتے ہیں، اُن توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرما جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت سے کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے، چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیرؔ نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام　　جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا‘‘۔

فرمایا: ’’پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ مَیں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ‘‘ (یعنی ہر طریق سے) ’’کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اُس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔ اس لیے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔‘‘ (یعنی چور بھی اور زانی بھی بیشک ایک وقت میں ایمان کی حالت میں ہوتے ہیں لیکن ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ غلط کاموں کی طرف رغبت کر لیتے ہیں) فرمایا: ’’بدکرداریوں سے نجات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں‘‘۔ (یعنی یہ معرفت اور بصیرت پیدا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہلاک کرنے والا ہے اور جب یہ معرفت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں پیدا ہو جائے گی، ایسی (عظمت) پیدا ہو جائے کہ بالکل دل کو اپنے قبضے میں لے لے تو پھر جو غلط افعال ہیں یا غلط خیالات ہیں، اُن میں پھر بہتری آنی شروع ہوتی ہے۔ وہ ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔) فرمایا: ’’پس نجات معرفت میں ہی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی یہ معرفت حاصل کرو) فرمایا: ’’معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لیے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کے زیادہ کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ حسن اور احسان۔ جس شخص کو اللہ جلّشانہ کا حُسن اور احسان معلوم نہیں وہ کیا محبت کرے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الاعراف: 41) یعنی کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ گزر جائے۔‘‘ فرمایا کہ: ’’مفسّرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں۔ مگر مَیں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شُتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دُبلا کر دینا چاہئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گزر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دنیوی لذائذ پر موت وارد کرو اور خوف و خشیت الٰہی سے دبلے ہو جاؤ تب تم گزر سکو گے اور یہی گزرنا تمہیں جنت میں پہنچا کر نجات اخروی کا موجب ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 314 تا 316 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اُس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر بھی حقیقی صبر بن جائے، اُن کی عبادتیں بھی حقیقی عبادتیں بن جائیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ ان صبر اور دعاؤں کے پھل اگلے جہان میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لگیں کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ یہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود نے پیدا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے حاضر ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر نہایت عاجزی سے عمل کرنے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی ہے۔ صبر اور دعا کے ساتھ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ مشکلات اور مصائب کے وقت دنیا والوں کی طرف جھکنے والی نہیں بلکہ اُس خدا کی طرف جھکنے والی ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دشمن کو اُس کے تمام تر ساز و سامان اور ظاہری قوت کے باوجود زیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جب یہ نظارے دنیا کو ہم میں نظر آئیں گے تو دنیا یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ حقیقی مومن یہی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق والے اگر دیکھنے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن میں خدا نظر آتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کا پیار حاصل کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کو خدا سے ملنے کے راستے دکھا سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حالت کو حاصل کرنے والا ہو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والا ہو تا کہ نجات اخروی حاصل کرنے والا ہو۔

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک رات

حضرت عوف بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ کی ایک رات کی عبادت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں:۔

یک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے مسواک کی پھر وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے نماز شروع کی اور سورۃ بقرہ کی تلاوت کرنے لگے۔ آپؐ جب کسی رحمت والی آیت پر سے گزرتے وہاں رک جاتے اور اس (رحمت) کے طالب ہوتے اور جب عذاب کی آیت پر سے گزرتے وہاں رک جاتے اور (اس سے) پناہ مانگتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور رکوع میں رہے جتنا قیام میں رہے تھے۔ آپؐ رکوع میں کہتے پاک ہے اللہ جو بڑے غلبے والا اور بڑی حکومت والا اور کبریائی والا اور عظمت والا ہے۔ پھر آپؐ نے رکوع کے برابر سجدہ کیا اور اپنے سجدوں میں کہا پاک ہے اللہ جو بڑے غلبے والا اور بڑی حکومت والا اور کبریائی والا اور عظمت والا ہے۔ پھر آپؐ نے آل عمران کی تلاوت فرمائی پھر (ہر رکعت میں) ایک ایک سورۃ اسی طرح تلاوت فرماتے رہے۔

(شمائل الترمذی)

مکرم غلام رسول صاحب

گرمیوں کی سبزیاں۔ طبی خواص اور عمومی فوائد

سبزیاں انسانی صحت کے لئے اپنے اندر بے بہا فوائد رکھتی ہیں ماہرین غذائیت کا کہنا ہے کہ سبزی خوری بہت سے غذائی فوائد کی حامل ہوتی ہے ان کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سبزیوں میں (کیلوریز) حرارے کی مقدار گوشت وغیرہ کے مقابلے میں نسبتاً کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے سبزی خور وزن بڑھنے کے عارضے میں مبتلا نہیں ہوتے۔

اب موسم گرما ہے لہٰذا اب ہمیں گرمیوں میں پیدا ہونے والی سبزیوں کو اپنی خوراک کا باقاعدہ حصہ بنا لینا چاہئے تاکہ ہماری صحت ہمیشہ برقرار رہے اور ہم موٹاپے، امراض قلب سمیت معدے اور دیگر اعضائے جسمانی امراض کا شکار نہ بن سکیں۔

کریلا

کریلا موسم گرما کی ایک عام سبزی ہے اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ کریلے کی کڑواہٹ بعض افراد کو ناگوار گزرتی ہے تاہم اس میں طبی نقطہ نگاہ سے متعدد فوائد پوشیدہ ہیں۔ کریلا خون کو صاف کرتا ہے اور خون میں موجود فاسد مادوں کو ختم کرتا ہے جسم کو قوت بخشتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ تلی، جگر کی بیماریوں اور بخار میں مبتلا افراد کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

ککڑی

ککڑی پیشاب کی جلن کو دور کرتی ہے۔ کھانے میں بطور سلاد اس کا استعمال بہترین ہے اس کا مزاج سرد ہے اور یہ دیر سے ہضم ہوتی ہے جن افراد کو بادی کا عارضہ لاحق ہے اگر وہ ککڑی کو کالی مرچ کے ساتھ استعمال کریں تو اس کے بادی اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یرقان میں ککڑی کا استعمال مفید ہے۔ اسے نمک لگا کر کھانا چاہئے اور کھانے کے فوراً بعد (کچھ دیر کا وقفہ کئے بغیر) پانی نہیں پینا چاہئے ورنہ ہیضہ ہونے کا انکشاف بڑھتا ہے۔

بھنڈی اور توری

بھنڈی اور توری کو موسم گرما کی ہر دلعزیز سبزیوں میں شمار کیا جاتا ہے توری کا بھرتہ، بھجیا بھی بنائی جاتی ہے۔ بھنڈی پیشاب کی جلن دور کرتی ہے اس کا مزاج سرد خشک ہے بھنڈی گرم مزاج کے حامل لوگوں کو جلد ہضم ہوتی ہے۔ بھنڈی اور توری وٹامن اے، بی، سی اور ڈی سے بھرپور سبزیاں ہیں۔

ٹینڈے

ٹینڈے کا طبی مزاج خشک اور سرد تر ہے۔ ٹینڈے گرمیوں کی عام سبزی ہے اور پورے موسم بآسانی دستیاب رہتی ہے اس کا مزاج چونکہ سرد ہے اس لئے نزلہ، کان اور سینے پر بلغم کی شکایت رکھنے والے افراد کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن خشک کھانسی اور گرمی کے بخار وغیرہ میں مبتلا لوگوں کے لئے اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ گرمیوں میں ٹینڈے کا سوپ کالی مرچ اور نمک ڈال کر پینے سے دماغ کو تقویت ہوتی ہے۔ زود ہضم ہے بادی والے حضرات کو ذرا دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ گرم مصالحے کے استعمال سے یہ سبزی ہر قسم کے مزاج رکھنے والے افراد کو موافق آجاتی ہے۔ ٹینڈے چھوٹے چھوٹے اور گول ہوں تو آرام سے کھائے جاتے ہیں کیونکہ پکے اور بڑے ٹینڈوں کے بیج سخت ہوجاتے ہیں لہٰذا ان کا استعمال معدے کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔

کھیرا

گرمیوں کی متعدد موسمی بیماریوں میں بطور شافی علاج کھیرا ایک معروف سبزی ہے جسے سلاد کے لئے بطور کچا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھیرا گرمی کی شدت اور لو کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے قدرت کا بیش بہا عطیہ ہے اس کا مزاج سرد تر ہے اس میں نوے فیصد پانی اور دس فیصد پوٹاشیم، کیلشیم اور فولادی نمکیات، روغنی اجزاء نشاستہ اور گوشت بنانے والے اجزا کے ساتھ ساتھ وٹامن اے، بی اور ڈی شامل ہوتے ہیں۔ کھیرا ہاضمے کی نالی کے ورم اور معمولی زخم کو دور کر کے معدے کی تیزابیت کی اصلاح کرتا ہے۔ تندرست معدہ اسے تین سے چار گھنٹوں میں ہضم کر لیتا ہے۔ جبکہ کمزور معدہ اور بلغمی مزاج والے افراد کو اسے ہضم کرنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ تیز دھوپ اور کھلے آسمان تلے دھوپ میں کام کرنے والے افراد کی صحت برقرار رکھنے میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

پودینہ

پودینہ گرمیوں کی مفید اور خوشبودار سبزی ہے اس کا مزاج گرم اور خشک ہے۔ یہ زود ہضم، معدے اور آنتوں کو تقویت دینے والی سبزی ہے۔ معدہ پودینے کو دو سے تین گھنٹوں میں ہضم کر لیتا ہے۔ اس کا استعمال بدہضمی ڈکاروں کی کثرت، پیٹ بڑھنے، منہ کی بدبو، متلی اور گیس کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ یہ معدہ جگر اور گردے وغیرہ کو قوت بخشتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ غذائی نالی کو مضبوط بنانے کے لئے اس میں تھوڑی مقدار میں نشاستہ دار گلوکوز بنانے والے اجزا بھی شامل ہیں۔ یہ جسم کو چاق و چوبند رکھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ سلاد میں اس کے استعمال سے ذائقہ پیدا ہوجاتا ہے جس سے کھانے کی لذت بڑھ جاتی ہے۔

اروی

اروی اپنے طبی خواص کے اعتبار سے گرم تر ہے۔ یہ سبزی گرم اور خشک مزاج رکھنے والے لوگوں کو جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ یہ بھوک کو تیز کرتی ہے۔ خشک کھانسی کو رفع کرتی ہے قدرے ثقیل ہے اس لئے قبض بھی کرتی ہے اور عموماً دیر سے ہضم ہوتی ہے اروی گردوں کو طاقت دینے والی سبزی ہے اس میں وٹامنز اے اور بی کے علاوہ نشاستہ، شکر اور روغنی اجزاء بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تقریب آمین

۞ محترمہ امۃ الرشید ہاشمی صاحبہ سیکرٹری تعلیم القرآن لجنہ اماء اللہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 27 جون 2013 کو محلّہ دارالعلوم وسطی میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام سالانہ تقریب آمین منعقد ہوئی اور سال 13-2012ء کے دوران ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والے مندرجہ ذیل بچے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

ندیم احمد واقف نو ابن مکرم وسیم احمد منصور صاحب، شہلا تنویر واقفہ نو بنت مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب، عروفہ شمس واقفہ نو بنت مکرم فخر الحق شمس صاحب، عتیقہ شمس بنت مکرم فخر الحق شمس صاحب، انیقہ واقفہ نو بنت مکرم انعام اللہ قیصر صاحب، محمد سمیر شاہد ابن مکرم محمد اجمل شاہد صاحب، عادل محمود زاہد ابن مکرم زاہد محمود صاحب، عبداللہ ابن مکرم سید منیر شاہد صاحب، امۃ العلیم بنت مکرم محمد عبدالباقی صاحب، حلیمہ ندرت بنت مکرم محمد عبدالباقی صاحب، جویریہ سخاوت بنت مکرم سخاوت احمد صاحب، عشتہ الراضیہ بنت مکرم عمران راشد صاحب، ثانیہ ندیم بنت مکرم ندیم الحق صاحب، افشاں وسیم بنت مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب (قصیدہ بھی زبانی یاد کیا)، نعمانہ وسیم بنت مکرم سید وسیم احمد طاہر صاحب (قصیدہ بھی زبانی یاد کیا۔)

یہ تقریب مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم اور قصیدہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے اور قرآن پڑھنے، سیکھنے، سکھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم محمد ساجد قمر صاحب سابق زعیم اعلیٰ ماڈل کالونی کراچی حال مقیم لندن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ راضیہ قمر عادل صاحبہ اہلیہ مکرم عادل منصور صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد و ایڈیشنل سیکرٹری مال حلقہ گلشن اقبال شرقی کراچی کو مورخہ 8 جولائی 2013ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام دل جان مصطفیٰ غازی تجویز ہوا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ دونوں بیٹیاں علیشا اور مریم بھی تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ بچہ مکرم چوہدری منصور احمد غازی صاحب مرحوم کا پوتا، مکرم چوہدری فیروز احمد صاحب مرحوم آف ٹنڈو بھاگو ضلع بدین اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز پیدائش کے وقت مکرمہ راضیہ قمر عادل صاحبہ کی مختلف میجر سرجریز ہوئی ہیں۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
®
خورشید
قائم شدہ 1958
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عجائبات عالم

ڈاؤننگ سٹریٹ

برطانوی وزیراعظم کی رہائش گاہ

وسطی لندن میں وائٹ ہال سے ذرا پرے ایک گلی کا نام ڈاؤننگ سٹریٹ جہاں مکان نمبر 10 میں برطانوی وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ اور دفتر واقع ہیں۔ مکان نمبر 10 اس گلی میں واقع عام سا مکان ہے۔ اسے 1735ء سے برطانوی وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے بالمقابل برطانوی دفتر خارجہ ہے۔ دفتر نو آبادیات بھی یہیں ہے۔ اس مکان کے چاروں طرف کوئی لمبا چوڑا احاطہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے باہر کسی قسم کا کروفر نظر آتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وزیراعظم کی اس رہائش گاہ کا دروازہ بھی ایک ایسی فٹ پاتھ پر کھلتا ہے جس پر عام آدمیوں کے چلنے پھرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

برطانوی وزیراعظم الیکشن میں کامیابی کے فوراً بعد اس سرکاری رہائش گاہ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس میں نئے وزیراعظم کی آمد اور پرانے وزیر اعظم کی رخصت بڑے ہی روایتی انداز میں ہوتی ہے۔ جیسے ہی نئے وزیراعظم کی کار 10 ڈاؤننگ سٹریٹ کے مین گیٹ پر آکر ٹھہرتی ہے سابق وزیر اعظم پچھلے دروازے سے نکل کر روانہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس موقعہ پر نئے اور پرانے وزیراعظم کی ملاقات نہیں ہوتی۔ اس پوری کارروائی میں وقت کی پابندی کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ جس وقت نیا وزیراعظم دروازے سے پہلا قدم اندر رکھ رہا ہوتا ہے۔ عین اسی وقت پرانا وزیراعظم پچھلے دروازے سے قدم باہر نکال رہا ہوتا ہے۔

شکریہ احباب

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب میڈیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ ابن مورخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں ایک ہفتہ کے دوران ہمارے خاندان کو تین اچانک اور المناک سانحوں سے گزرنا پڑا۔ مؤرخہ یکم جولائی 2013ء کو خاکسار کی خوشدامن مکرمہ امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد خاں صاحب، 5 جولائی کو میری نسبتی ہمشیرہ مکرمہ ماہرہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر طارق صاحب اور 6 جولائی کو میری ہمشیرہ مکرمہ خالدہ سلطانہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب عباسی وفات پا گئیں۔

ان پے درپے سانحات کے موقع پر احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے ہمارے گھر تشریف لا کر تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اس کے علاوہ ایک غیر معمولی تعداد وہ ہے جس نے بیرون ربوہ پاکستان سے اور پاکستان کے باہر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی عالمگیر جماعت سے فونز اور ای میلز کے ذریعہ ہمدردی اور خیر خواہی کے پیغامات بھجوائے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ مکرمہ سائرہ سلطان صاحبہ کی طرف سے تمام احباب کا مشکور و ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے اور خوشیوں اور برکتوں سے معمور زندگیوں سے نوازے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانے والوں سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے محبوبوں کے قدموں میں جگہ دے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے اپنے خاص فضل و رحم کے سایہ میں رکھے۔ آمین

خبریں

ہاربر برج کو رنگ کرنے کا فیصلہ آسٹریلیا

کے معروف سڈنی ہاربر برج کو 81 سال بعد دوبارہ رنگ و روغن کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اس پل کو آخری مرتبہ 1932ء میں رنگ کیا گیا تھا۔ پل کی مرمت و آرائش کی تکمیل میں 2 سال کا عرصہ لگ جائے گا۔ یہ پل سڈنی کے شمالی اور وسطی حصے کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے اور دنیا بھر میں اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ پل کا 485 ہزار مربع میٹر کا حصہ سٹیل سے بنایا گیا ہے جبکہ باقی کام لوہے سے کیا گیا تھا جس کو زنگ لگنے کی اطلاعات ہیں۔ پل پر اس مرتبہ خصوصی پینٹ کیا جائے گا جس کی معیاد 30 سال ہو گی اور اس عرصہ میں پینٹ میں موسمی اثرات کی وجہ سے تبدیلی نہیں آئے گی۔ پل پر رنگ و روغن کے اخراجات کا تخمینہ 19.2 ملین ڈالر لگایا گیا ہے۔

سمارٹ فون سائیکل سے چارج امریکہ میں

ایسی سائیکل تیار کی گئی ہے جس کے ذریعے سمارٹ فون، کیمرے اور دیگر مصنوعات کو چارج کیا جا سکتا ہے۔ اس سائیکل میں یو ایس بی پورٹ کے ذریعے ڈیوائسز منسلک کر کے انہیں چارج کرنے کیلئے سائیکل کے پیڈل چلانا ہوتے ہیں۔ اس انوکھی سائیکل میں موجود ٹچ سکرین مانیٹر کے ذریعے یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ سائیکل چلانے سے کتنی بجلی بن رہی ہے اور چلانے والے کے دل کی دھڑکن کس رفتار سے چل رہی ہے۔ لیوی ٹیشن نامی اس سائیکل میں ایک بیٹری بھی نصب ہے جو سائیکل چلنے سے چارج ہوتی رہتی ہے اور اس بیٹری کو بھی ڈیوائسز چارج کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ اس میں موجود وائی فائی ہاٹ سپاٹ کے ذریعے ڈیوائسز کو انٹرنیٹ سے بھی منسلک کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

ربوہ میں سحر و افطار 23 جولائی

انتہائے سحر	3:42
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جولائی 2013ء

1:10 am	خطبہ جمعہ 19 جولائی 2013ء
2:10 am	درس القرآن 20 جنوری 1997ء
6:00 am	درس القرآن 20 جنوری 1997ء
8:40 am	خطبہ جمعہ 19 جولائی 1997ء
4:00 pm	درس القرآن 21 جنوری 1997ء
11:05 pm	خطبہ جمعہ 19 جولائی 2013ء

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اظہار شاپنگ سنٹر فوری فروخت
النور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
نیز زیر تعمیر مکان برائے فروخت کا رزرقبہ 7 مرلے جس کی چنائی چھتوں تک ہوئی ہے۔
محلّہ دارالانوار ربوہ نزد جلسہ گاہ
رابطہ: 0336-0627886

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

FR-10

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
دو عدد مکان دارالرحمت شرقی الف نزد اقصیٰ چوک ربوہ برائے فروخت ہے۔
047-6212034, 0300-7992321

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

دو عدد جنریٹر برائے فروخت
دو عدد جنریٹر 10KV چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔
رابطہ نمبر: 0333-6629240، 0307-4657777

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزرڈ ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992